© rasailojaraid.com

حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق ''تمام صدقات، محمد اور آل محمد ﷺ کے لیے حلال نہیں۔ سادات بنو ہاشم کی پانچ شاخیں یہ ہیں (۱) آل علی (۲) آل عباس (۳) آل جعفر (۴) آل عقیل (۵) آل حارث (حضور ﷺ کے سب سے بڑے سوتیلے چچا حارث بن عبدالمطلب کی اولاد)

عید کے دن مسنون اعمال:

(۱) شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا (۲) غسل کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) حسب استطاعت کپڑے پہننا (۵) خوشبو لگانا (۶) صبح کو جلدی اٹھنا (۷) عیدگاہ میں جلدی جانا (۸) عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا کھجور یا چھوارے کے طاق دانے کھانا مستحب ہے (۹) نمازِ عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا (۱۰) عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا (بہ عذر شرعی شہر کی مسجد میں پڑھنا) (۱۱) ایک راستہ سے عیدگاہ جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا (۱۲) عیدگاہ جاتے ہوئے راستہ میں اللّٰہ اکبر، لاالٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد آہستہ آہستہ کہتے ہوئے جانا۔ (سواری کے بغیر پیدل عیدگاہ جانا)

نمازِ عید کے احکام:

نمازِ عید کا وقت طلوعِ آفتاب یعنی اشراق کی نماز کے وقت کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اور زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔ نمازِ عید سے قبل کوئی بھی نفل نماز گھر یا مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے۔ یہ حکم عورتوں اور ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو کسی وجہ سے نمازِ عید نہ پڑھ سکیں۔ نمازِ عید سے پہلے نہ اذان کہی جاتی ہے، نہ اقامت۔ یہ خلاف سنت اور بدعت ہے۔

طریقہ نماز:

دو رکعت نمازِ عید واجب مع چھ تکبیرات زائدہ کی نیت کر کے امام کے ساتھ پہلی تکبیر پر ہاتھ باندھ کر سبحانک اللّٰھم آخر پڑھ لیں۔ پھر دوسری اور تیسری تکبیر پر ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر پر ہاتھ باندھ لیں، اب امام سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھ کر پہلی رکعت مکمل کرے گا۔ دوسری رکعت میں امام جب فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ لے تو اس کے ساتھ تینوں تکبیرات میں ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر پر بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع کر لیں۔ پھر باقی ارکان سمیت نماز پوری کر لیں۔ بعد از نماز حسبِ دستور دعا بھی مانگ لیں۔

خطباتِ عید:

نماز کے بعد دو خطبات سنت ہیں، انہیں خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیے۔

جبری معانقہ ومصافحہ:

خطبہ کے بعد امام کو مصلّٰی سے ہٹ کر ایک طرف ہو جانا چاہیے تاکہ لوگ آسانی سے منتشر ہو جائیں، اسی طرح نمازیوں کا ایک دوسرے کو یا امام کو سلام اور مصافحہ ومعانقہ کرنا اور عید کی مبارک باد دینا بھی ثابت نہیں۔ گردنیں پھلانگنا، جلدی اور تیزی سے لپکنا اور جبری معانقہ ومصافحہ، سلام اور مبارک باد دینے کی کوشش کرنا قطعاً غلط اور خلافِ سنت اور بدعت ہے۔ اس غیر مسنون عمل سے بچنے کی سعی کرتے رہنا چاہیے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا اعجاز صمدانی

نقشہ برائے ادائیگی زکوٰۃ

(الف) وہ اثاثے جن پر زکوٰۃ واجب ہے:

(۱) سونا (خواہ کسی شکل میں ہو)-- مثلاً اِس کی قیمت:- 50,000/-

(۲) چاندی (خواہ کسی شکل میں ہو)------------------------------------// ----------- 10,000/-

(۳) مالِ تجارت یعنی بیچنے کی حتمی نیت سے خریدا ہوا مال، مکان، زمین [1] ------------------ 300,000/-

(۴) بینک میں جمع شدہ رقم-- 100,000/-

(۵) اپنے پاس موجود نقد رقم-- 100,000/-

(۶) ادھار رقم (جس کے ملنے کا غالب گمان ہو)

خواہ نقد رقم کی صورت میں دی ہو یا مالِ تجارت بیچنے کی وجہ سے واجب ہوئی ہو------------- 50,000/-

(۷) غیر ملکی کرنسی (موجودہ ریٹ سے)--- 10,000/-

(۸) کمپنی کے شیئرز جو تجارت (Capital Gain) کی نیت سے خریدے ہوں۔

ان کی پوری قیمت (موجودہ مارکیٹ ویلیو)-- 50,000/-

(۹) جو شیئرز نفع (Dividend) کی غرض سے خریدے گئے، ان میں کمپنی کے ناقابل زکوٰۃ اثاثے (Operating Assets) جیسے بلڈنگ، مشینری وغیرہ کو منہا کیا جا سکتا ہے۔

(اور بہتر یہ ہے کہ احتیاطاً ان کی پوری قیمت لگائی جائے)------------------------------ 50,000/-

(۱۰) بچت سرٹیفکیٹ جیسے FEBC, NDFC, NIT (صرف اصل رقم پر زکوٰۃ ہوگی) [2] --- 100,000/-

(۱۱) کسی جگہ اپنی امانت رکھوائی ہوئی رقم، سونا، چاندی، مال تجارت------------------------ 10,000/-

(۱۲) کمیٹی (بیسی) میں اپنی جمع شدہ رقم۔ (جبکہ بیسی وصول نہ ہوئی ہو)---------------------- 10,000/-

(۱) اگر بیچنے کی نیت نہ ہو بلکہ کرایہ پر دے کر کمانے کی نیت ہو یا ویسے ہی سرمایہ محفوظ کرنے کے لیے کوئی جائیداد خریدی تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

(۲) اگرچہ موجودہ حالات میں ان کا خریدنا جائز نہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱۳)　خام مال جو مصنوعات بنا کر فروخت کرنے کے لیے خرید اگیا------------------------- 200,000/-

(۱۴)　تیار شدہ مال کا اسٹاک-- 20,000/-

(۱۵)　کاروبار میں شراکت کے بقدر حصہ (قابل زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت مع نفع)---------------- 50,000/-

کل مالِ زکوٰۃ کی مالیت رقم کی شکل میں--------- 11,10,000/-

(ب) جو رقم منہا کی جائے گی:

(۱)　واجب الاداء قرضہ(۱)----------------------------------- مثلاً------------------- 10,000/-

(۲)　کمیٹی (بیسی) کے بقایا جات۔ (اگر یہ کمیٹی مل چکی ہو)---------- //----------------- 100,000/-

(۳)　یوٹیلیٹی بلز جو زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ تک واجب ہو چکے ہوں------ //-------------------- 10,000/-

(۴)　پارٹیوں کی ادائیگیاں جو ادا کرنی ہوں---------------------- //------------------ 100,000/-

(۵)　ملازمین کی تنخواہیں، جو زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ تک واجب ہو چکی ہوں------------------ 100,000/-

(۶)　گزشتہ سال کی زکوٰۃ کی رقم، اگر ابھی تک ذمہ باقی ہو----------------------------------- 10,000/-

(۷)　قسطوں پر خریدی ہوئی چیز کی واجب الاداء قسطیں------------------------------------ 10,000/-

---

وہ کل رقم جو منہا کی جائے گی---------- 3,80,000/-

کل مالِ زکوٰۃ (رقم)-------------- 11,10,000/-

وہ رقم جو منہا کی جائے گی------------ 3,80,000/--

وہ رقم جس پر زکوٰۃ واجب ہے--------- 7,80,000/-

مقدارِ زکوٰۃ: (قابلِ زکوٰۃ رقم کو چالیس پر تقسیم کریں)------------ 18,250/-

نوٹ: یہاں تمام رقوم کو بذریعہ مثال واضح کیا گیا ہے۔ آپ اپنے اموال کی حقیقی قیمت درج کر کے مندرجہ بالا طریقہ اختیار کریں۔ آپ ان اموال کی قیمت درج فرمائیں جو آپ کے پاس موجود ہوں اور مذکورہ نمونے کے مطابق زکوٰۃ کا حساب نکالیں۔

(۱) البتہ وہ بڑے بڑے پیداواری قرضے جن سے ناقابلِ زکوٰۃ اموال خریدے جائیں، منہا نہ ہوں گے۔ (اسلام اور جدید معیشت وتجارت ص ۹۴)

© rasailojaraid.com